WEEKLY LAHORE

TANZEEM AHL.E.HADITH

C.P.L-104

فون مدیر اعلیٰ 042-36581025 | فون مدیر مسئول 042-35854010

تنظیم اہلحدیث

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ   سلف صالحین کے طریق کی علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

اعلان داخلہ

عبداللہ محدث   محمد اسماعیل   عبدالقادر

سعودی یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق اور ان میں داخلے کا سنہری موقع

شعبہ جات

1 درس نظامی 2 تحفیظ القرآن الکریم 3 وفاق المدارس السلفیہ 4 دارالافتاء 5 تصنیف و تالیف

6 دعوت و ارشاد 7 فن مناظرہ 8 کمپیوٹر لیب 9 علاوہ ازیں بی اے تک عصری تعلیم لازمی ہے۔

خصوصیات

- 28 قابل محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی زیر نگرانی ● اسلامی یونیورسٹی میں داخلے کے لیے طلبہ کو عربی زبان میں تحریر و تقریر کی تربیت
- وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق اور اس کی تیاری کا بندوبست ● فاضل عربی کی تیاری ● فن مناظرہ میں طلبہ کی خصوصی ٹریننگ
- طلبہ کی تحریری تربیت کے لیے جامعہ ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" میں مضامین کی اشاعت ● ہفتہ وار طلبہ کا تقریری مقابلہ
- طلبہ کے قیام و طعام اور علاج معالجہ کا معقول انتظام

خوشخبری

اس سال جامعہ ہذا میں باقاعدہ شعبہ تجوید کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

اس میں حفاظ کرام طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا اور آخر میں تجوید کی سند بھی دی جائے گی

شرائط داخلہ

طالب علم کم از کم مڈل پاس ہو   حافظ قرآن اور اردو پڑھ لکھ سکتا ہو

داخلہ کے وقت ہر طالب علم اپنے سرپرست یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائے

حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

0345-7656730   0423-7656730

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

یداللہ علی الجماعۃ ترمذی

لاجماعۃ الا بامارۃ دارمی

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 57 شمارہ 1 جمعۃ المبارک 10 تا 16 جنوری 2014ء

فون: 042-37656730 فیکس: 042-37659847

تنظیم اہل حدیث کا سال جدید

58 سال کا آغاز:۔

زیر نظر شمارہ سے ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" اپنی عمر عزیز کے ۵۸ سال میں گامزن ہو رہا ہے یعنی جلد نمبر 58 کا پہلا شمارہ ہے ﴿ذلک من فضل اللہ علینا﴾ قیام پاکستان کے بعد جن پر آشوب اور مایوس کن حالات میں "تنظیم اہل حدیث" نے اپنے دور جدید میں قدم رکھا وہ نہایت حوصلہ شکن تھے۔ قیامت خیز انقلاب نے پوری دنیا کو زیروزبر کر دیا تھا۔ تاریخ کا آئینہ اتنا تاریک ہو چکا تھا کہ کوئی شخص اپنے مستقبل کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ایسے حالات میں "تنظیم اہل حدیث" کا منصہ شہود پر آنا رب العزت کا خاص فضل وکرم تھا۔ اس کے بانی مجتہد العصر حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب اسلام مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ اور سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی سرپرستی میں توحید وسنت کا یہ ستارہ صحافت پر دوبارہ چمکا اور بفضلہ تعالیٰ آج تک روشن ضوفشاں ہے۔

"**تنظیم اہل حدیث**" توحید وسنت کا داعی، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا مبلغ، مسلک اہل حدیث کا ترجمان، قاطع شرک وبدعت، نظام خانقاہی کی ضلالتوں کے مقابلہ میں روشن مینار، فتنہ انکار حدیث کے سامنے تیغ بے نیام، ہر قسم کی ملحدانہ اور بے دین طاقتوں کے سامنے سینہ سپر۔

"**تنظیم اہلحدیث**" کے مبارک سفر کا آغاز حضرت العلام کی عجز ونیاز سے لبریز طویل (عربی) دعا سے ہوا تھا اس کے چند جملے اردو زبان میں ترجمہ شدہ یہ ہیں۔

اے اللہ! ہم تیرے عاجز اور کمزور بندے ہیں، تیرے دین کی اشاعت اور تیرے پیارے رسول ﷺ کی سنت کی تبلیغ کے جذبہ سے میدان میں آئے ہیں، تو ہماری کمزوریوں کو رفع فرما اور ہمارے ناتواں بازوؤں میں قوت پیدا کر دے۔ ہمارے ولولہ تبلیغ اور جذبہ عمل میں خلوص عطا فرما، ہماری نیتوں میں برکت اور اعمال میں خلوص اور اتباع سنت کا نور پیدا فرما، اے ارحم الراحمین تیرے دین کا بول بالا ہمارا مقصود وحید ہے ہمیں استقامت کی دولت سے نواز کر تو علی کل شیء قدیر ہے۔

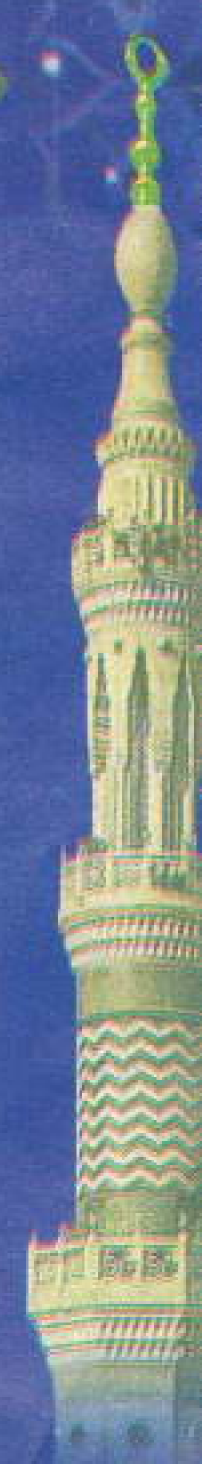

WWW.jaamia.com جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

درس حدیث

ابوعکاشہ عبداللطیف حلیم

میت پر بین کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا حرام ہے!

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ. سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا اور گریبانوں کو چاک کیا اور جاہلیت کے بول بولے (بین کیا۔)'' [صحیح بخاری کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب حدیث: ۱۲۹٤]

رخسار پیٹنے، گریبان چاک کرنے اور بین کرنے والے پر رسول کریم ﷺ نے انتہائی ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ بلکہ ایسا عمل کرنے والے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں، یعنی وہ ہماری شریعت پر عمل نہیں کرتا، نہ جانے کس دین پر عمل پیرا ہے یا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ رسول کریم ﷺ جب عورتوں سے بیعت لیتے تو بطور خاص ان سے اس بات پر بیعت لیتے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی، اس لیے کہ عورتوں میں یہ عادت زیادہ ہوتی ہے۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے عہد لیا کہ ہم بین نہیں کریں گی۔ [صحیح بخاری کتاب الجنائز، باب ماینهی عن النوح والبکاء، حدیث: ۱۳۰٦] رسول اللہ ﷺ کے نزدیک بین کرنا کتنا بڑا جرم ہے کہ آپ بیعت کرتے وقت عورتوں سے بین نہ کرنے کا عہد لیتے۔

بین کسے کہتے ہیں؟ اور جب کسی پر بین ہو رہے ہوں، تو فرشتے اسے سرزنش کرتے ہیں، اگرچہ وہ اس پر راضی نہ بھی ہو۔ اس لیے اس سے بہت بچنا چاہیے۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، تو ان کی بہن رونے لگی اور کہتی تھی ہائے اے پہاڑ، ہائے ایسے اور ایسے! ان کی خوبیاں شمار کرتی تھی۔ پس جب انہیں ہوش آیا تو فرمایا: تو نے جو کچھ کہا، تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا، تو اس طرح ہی ہے؟ [صحیح بخاری کتاب المغازی، باب غزوہ موتة من أرض الشام حدیث: ٤٢٦٧] اس سے معلوم ہوا اس طرح کے الفاظ کہ اے میرے شیر، میرے چاند، میرے سہارے، میرے بچوں کو یتیم کر جانے والے وغیرہ وغیرہ الفاظ کہنا سخت گناہ اور شریعت میں بہت بڑا جرم ہے۔

سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بین کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تار کول گندھک کا کرتہ اور خارش کی زرہ ہوگی۔ (صحیح مسلم) یعنی بین کرنا اور نوحہ کرنا کبیرہ گناہ ہے اور قابل سزا ہے۔

کسی مسلمان مرد اور عورت کے لیے لائق نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام سے ذرہ بھر انحراف کرے، بلکہ انہیں تسلیم کرنے اور اپنانے میں ہی برکت اور نجات ہے۔

☆..........☆..........☆

ہفت روزہ
جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان
تنظیم اہلحدیث لاہور
مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

مشرف کے خلاف بغاوت کا مقدمہ افواہوں کی زد میں

12 اکتوبر 1999ء کو ایک منتخب حکومت کا تختہ اُلٹ کر پرویز مشرف نے ملکی باگ ڈور سنبھال لی، اس سے قبل جنرل ایوب خان، جنرل یحییٰ خان، جنرل ضیاء الحق بھی یہی مشق دہرا چکے تھے۔ قیام پاکستان کو چھیاسٹھ برس مکمل ہو چکے ہیں، جن سے نصف عرصہ تک ملک پر فوجی قبضہ رہا اور بقیہ عرصہ فوجی اقتدار کے خوف میں گزرا۔ جب کوئی جرنیل اقتدار پر شب خون مارے بغیر ریٹائر ہو جاتا ہے تو پاکستانی قوم کے لیے یہ ایک خوشگوار حیرت کی بات ہوتی ہے۔ پرویز مشرف کا جرنیلی عہد دوسرے جرنیلوں سے مختلف تھا۔ یہود و نصاریٰ کی طرف سے عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ میں ایک مسلمان جرنیل کو بہادری سے نہ صرف خود بلکہ پوری قوم کو جہاد کے عظیم فریضہ کے لیے صف آراء کرنا چاہیے تھا کیونکہ بُش اس جنگ کو واضح طور پر صلیبی جنگ قرار دے چکا تھا۔

جس فوج کا ماٹو ہی جہاد فی سبیل اللہ تھا، اس نے ایک ٹیلیفونک پیغام پر ایک مسلمان ملک کے خلاف نہ صرف اپنے ہوائی اڈے بلکہ لاجسٹک سپورٹ کے نام پر اپنی فوجی خدمات، دشمن کی افواج کو اس کی نقل و حمل کے لیے کراچی سے خیبر تک اپنے پورے ملک کی سڑکیں مہیا کیں، بلکہ فاٹا کے علاقے میں نہ صرف ڈرون حملوں کی اجازت دی بلکہ سوات، وزیرستان کے علاقوں میں امریکی حکم پر اپنے ہی ملک کے شہریوں پر فوج کی چڑھائی کرادی۔ عدلیہ کو بے توقیر کرنے کی وہ مثال قائم کی جو پوری دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ ساٹھ سے زائد عدالت ہائے عالیہ و عظمیٰ کے ججوں کو ان کے گھروں پر نظر بند کیا۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں اس کے اپنے مقرر کردہ نمائندوں نے امن معاہدہ کرلیا۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے کو مٹھائیاں کھلائی گئیں لیکن اچانک جرنیل کے حکم پر مسجد اور مدرسہ پر حملہ کر دیا گیا۔

فاسفورس بموں سے معصوم طالبات قرآن مجید، کتب احادیث اور دینی کتب کو بھی بھسم کر دیا

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ الانعام 6
جشن عید میلاد النبیؐ...... 9
اصلاح معاشرہ 13

زر تعاون

فی پرچہ...... 7 روپے
سالانہ...... 400 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

گیا۔نواب اکبر بگٹی کو اعلانیہ دھمکی دی کہ تمہیں گولی وہاں سے لگے گی کہ تمہیں پتہ بھی نہیں چل سکے گا کہ گولی کہاں سے آئی ہے؟ اور پھر اکبر بگٹی کو گولی مروادی گئی۔ بے نظیر بھٹو قتل ہوئیں تو گھر اایوان صدر تک گیا،ملکی خزانہ اپنے اور اپنے حواریوں کے لیے مال غنیمت کی طرح قرار دیا گیا۔ایوان صدر کے تقدس کو مجروح کرتے ہوئے رنگیلے شاہ کے عشرت کدہ میں تبدیل کر دیا گیا۔قبائلی علاقوں میں فوج کشی اور افغانستان میں نیٹو افواج کی مدد کے لیے ردعمل کے طور پر وطن عزیز میں خودکش حملے شروع ہوئے۔یوں ملک کا نقشہ یہ تھا کہ امریکی ڈرون ہمارے شہریوں کو مار رہے ہیں،فوج اپنے شہروں پر حملہ آور ہے،لوگ نقل مکانی پر مجبور ہیں۔ردعمل کے طور پر پورے ملک میں خودکش حملوں سے بے گناہ شہری ہلاک ہو رہے ہیں۔یوں ایک بد بخت اور سیاہ رو جرنیل نے پورے ملک میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا ہوا تھا۔مشرف کے خلاف ان ہزاروں بے گناہوں کے قتل کے مقدمات بھی درج ہونے چاہئیں جو اس کی غلط پالیسیوں کے نتیجے میں مارے گئے۔نو سالہ جرنیلی عہد میں وطن عزیز میں توانائی کے کسی منصوبے پر کام نہ کیا گیا بلکہ اس ملک دشمن ڈکٹیٹر کی آشیرباد سے ہندوستان نے پاکستان آنے والے دریاؤں پر سندھ طاس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اتنے بندھ باندھ لیے کہ پاکستان کی زمینیں بنجر بنا دیں۔مشرف نے اپنے تمام گناہوں کی سزا سے بچنے کے لیے بینظیر بھٹو کے ساتھ این،آر،او، معاہدہ کر کے ملک کے سزا یافتہ بھگوڑوں کو نہ صرف معافی کا پروانہ دے دیا بلکہ دو کروڑ جعلی ووٹ بنا کر انہیں ایوان اقتدار تک پہنچایا۔جواباً انہوں نے پرویز مشرف کو گارڈ آف آنر پیش کر کے ملک سے بخیریت باہر روانہ کر دیا۔

پرویز مشرف نے ملک سے لوٹی ہوئی دولت سے نہ صرف بیرون ملک بے پناہ اثاثے بنائے بلکہ وطن عزیز میں اسی دولت کے بل بوتے پر ایک عدد سیاسی جماعت آل پاکستان مسلم لیگ بھی بنا ڈالی۔الیکشن کا اعلان ہوتے ہی وہ پاکستان میں الیکشن لڑنے کے لیے وارد ہو گئے۔انہیں معلوم تھا کہ اس کے گناہوں کی چارج شیٹ تعزیرات پاکستان کی دفعات میں ڈھل چکی ہے اس کے باوجود جن معزز جج صاحبان کو اس نے نظر بند کیا تھا انہوں نے ہی مشرف کو ملک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی بیٹی کی درخواست پر ضمانت بھی عطا کر دی۔کراچی ایئرپورٹ پر اترتے ہی مشرف کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا،جب اس نے دیکھا کہ بقول شخصے اس کے استقبال کے لیے اتنے لوگ بھی نہیں آئے تھے جتنے کوریج کے لیے ٹی،وی اور اخباری رپورٹر آئے تھے۔عدالتوں سے مشرف الیکشن کے لیے نا اہل لیکن مقدمات کے اہل قرار دیئے گئے،یوں آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

عدالتوں کے جج صاحبان نے مقدمات کی سماعت کے دوران قدم قدم پر یہ ثابت کیا کہ وہ پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے منصف ہیں جو کسی بھی ذاتی رنجش کے ملزم سے شائبہ تک نہیں رکھتے۔ملزم کی سیکیورٹی سے لے کر سابق صدر کے عہدہ کے احترام تک ججز نے ثابت کیا کہ وہ ملزم کو مکمل انصاف فراہم کر رہے ہیں۔اکبر بگٹی قتل کیس،بے نظیر قتل کیس،لال مسجد اور جامعہ حفصہ کیس،ججز کو نظر بند کرنے کا کیس،ان تمام مقدمات میں ملزم کے سابق صدر ہونے کی بنا پر ضمانتیں منظور کر لی گئیں۔مشرف کے خلاف کوئی مقدمہ ایسا نہیں تھا جس میں عدالت نے اس کی ضمانت منظور نہ کی ہو اور پھر 3 نومبر 2007ء کو ایمرجنسی لگا کر آئین کو قتل کرنے کا مقدمہ قائم کیا گیا۔اس اہم کیس کی سماعت کے لیے آئینی طریق کار کے مطابق خصوصی عدالت چاروں ہائیکورٹس سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان کے مشورے سے تشکیل دی گئی اور یوں مشرف کیخلاف آئین شکنی کا کیس شروع ہوا مشرف کے وکلاء نے دلائل کا آغاز انتہائی جارحانہ انداز میں شروع کیا،بار بار عدالت کی قانونی حیثیت پر حملے سرکاری وکیل کی ذات پر جملے بازیاں اور یہ کہ مشرف کے خلاف صرف فوجی عدالت میں ہی مقدمہ چل سکتا ہے۔عدالت کے بار بار حکم کے باوجود پرویز مشرف عدالت کے روبرو پیش ہونے سے گریز کرتے رہے،اس دوران انہوں نے غیر ملکی میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے وہ کچھ کہہ دیا جس سے بہت سے سوالات جنم لینے لگے۔

جب اس نے برملا یہ کہہ کر فوج میرے خلاف مقدمے سے ناراض ہے یعنی فوج اس کی پشت پر ہے۔ مشرف کے اس انٹرویو کے بعد لوگ توقع کر رہے تھے کہ فوج کی طرف سے اس کی تردید آجائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا اور پھر عدالت کی سخت وارننگ پر پرویز مشرف اپنے گھر سے نکلے۔ ایک ہزار پولیس مین ان کی سیکیورٹی ڈیوٹی پر مامور تھے، آگے پیچھے کمانڈو اور دیگر سیکیورٹی کے لیے گاڑیوں کے جلوس میں عدالت جانے کا کہہ کر روانہ ہوئے اور پھر اثنائے سفر میں ایک فون کال نے روٹ تبدیل کر دیا۔ مشرف صاحب کو عارضہ قلب لاحق ہو گیا، بتایا گیا کہ گھر سے نکلتے ہی انہیں دل کی تکلیف ہو گئی تھی۔ ان کے گھر سے اس موڑ مڑنے تک دل کے تین معروف ہسپتال موجود تھے۔ پمز اور انسٹیوٹ آف کارڈیالوجی جیسے ہسپتال کو چھوڑ کر آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا رُخ کیا گیا جس نے مزید کئی سوالات کو جنم دیا۔

دل کے مریض کو فوری طور پر جو ہسپتال بھی نزدیک ترین ہو وہاں لے جایا جاتا ہے، یہاں نزدیک ترین ہسپتال چھوڑ کر دور فاصلے پر واقع ہسپتال کا انتخاب کیا گیا جس کا نظم ونسق مکمل طور پر فوج کے سپرد ہے۔ ہسپتال میں فوری طور پر تمام ٹیسٹ لئے گئے جو کہ بالکل کلیئر تھے، معمولی گھبراہٹ تھی، ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق ان کی تمام شریانیں صحیح کام کر رہی تھیں، ای، سی، جی، بالکل ٹھیک تھی۔ انہیں انجیو پلاسٹی یا انجیوگرافی تک کی ضرورت نہ تھی۔ ماہر ڈاکٹروں نے فوری طور پر قوم کو یہ بھی بتا دیا کہ دل کے کسی بھی عارضے کے لیے ہمارے پاس جدید ترین علاج موجود ہے، مریض کو بیرون ملک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ڈاکٹر مریض کو عدالت جانے کی اجازت دیتے اور ڈسچارج کر دیتے، لیکن انہوں نے اسے ہسپتال میں داخل کر لیا اور یوں ملزم کا رابطہ سول سوسائٹی سے کٹ گیا۔ اب وہ مکمل طور پر فوج کے پاس ہیں اور افواہیں ہیں کہ جو ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں۔

سول وزراء اعظم عدالت کے فیصلے کے مطابق پھانسی کے پھندے پر بھی جھولے اور ان کی وزارت عظمیٰ ختم بھی ہوئی۔ اب ایک سابق جرنیل پر مقدمہ چلا ہے تو افواہوں کے مطابق فوج عدالتی کاروائی میں حائل ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ نے آئی، جی، ایف، سی کو طلب کیا تو بار بار طلبی کے باوجود لاپتہ افراد کیس میں آئی، جی پیش نہیں ہوئے اور پھر ہسپتال داخل ہو گئے۔ افتخار محمد چوہدری کی ریٹائرمنٹ کے بعد پیش ہوئے اور ایک افواہ یہ ہے کہ ملٹری ہسپتال کے جن ڈاکٹروں نے بیان دیا ہے کہ دل کے مریض کے لیے ہر قسم کا علاج موجود ہے اور یہ کہ پرویز مشرف کو دل کی کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ انہیں ڈاکٹروں سے سرٹیفکیٹ لیا جائے گا کہ ملزم دل کی خطرناک بیماری میں مبتلا ہے اور اس کا علاج بیرون ملک ہی ممکن ہے یہاں نہیں۔

بہر حال پرویز مشرف اگر ملٹری ہسپتال سے سیدھے بیرون ملک جاتے ہیں تو اس سے عوام کے ذہنوں میں اپنی مسلح افواج اور اس کے سربراہ کے بارے میں کوئی اچھا تاثر قائم نہیں ہوگا۔ کسی بھی ملک میں عوام اپنے ٹیکسوں سے ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لیے فوج رکھتے ہیں۔ فوج سول انتظامیہ کے ماتحت ادارہ ہے، جسے سول انتظامیہ ہنگامی حالت میں اندرون ملک اپنی مدد کے لیے بھی بلا سکتی ہے۔ جیسے زلزلہ، سیلاب یا کسی بھی انتظامی معاملے میں مدد کے لیے فوج کو طلب کیا جا سکتا ہے۔ جنرل کیانی نے مشرف کے خلاف مقدمات سمیت کسی بھی سول ادارے کو وارننگ نہیں دی بلکہ میموگیٹ سکینڈل میں خود عدالت میں پیش ہوئے لیکن جنرل راحیل شریف کا افواہوں کی زد میں آنا ان کے لیے کسی بھی نیک نامی کا باعث نہیں بنے گا۔

☆......☆......☆

حافظ عبدالوہاب روپڑی

الاستفتاء

اوراق مقدسہ کاری سائیکلنگ کے ذریعے دوبارہ استعمال؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع اس مسئلہ کے بارہ میں کہ دور حاضر میں جتنے اخبارات ورسائل کی اشاعت ہورہی ہے ان کے سرورق قرآنی آیات کا ترجمہ لکھا ہوتا ہے اور اندرونی صفحات پر احادیث مبارکہ اور اسلامی، سیاسی اشتہارات بھی ہوتے ہیں جن میں قرآنی آیات وحدیث، اللہ تعالیٰ کا نام اور حروف معظمہ لکھے ہوتے ہیں۔ان اخبارات ورسائل کو عام استعمال میں لاکر کچرادان نظر کردیا جاتا ہے ان اخبارات ورسائل کے صفحات گلی محلوں میں نالیوں، کچرادانوں کے ڈھیروں میں عام دکھائی دیتے ہیں۔ کیا ان اخبارات ورسائل کو استعمال میں لاکر کچردان کی نظر کردینا درست ہے؟ یا ان کا ہر طرح کا استعمال جائز ہے؟ مثلاً گھروں، گاڑیوں وغیرہ کورنگ کرنے کے لیے ان کو استعمال کیا جاتا ہے، گھروں، دفتروں تقریباً ہروہ جگہ جہاں شیشہ جات ہیں ان کو صاف کرنے کے لیے اخبارات وجرائد کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ہوٹلوں پر کھانوں، منڈیوں، باغات تقریباً ہر جگہ ان کو استعمال کیا جاتا ہے، اگر کسی سے کہا جائے کہ ان اخبارات ورسائل کو عام استعمال میں نہ لایا جائے تو عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اخبارات ورسائل کے اشاعت کرنے والوں کی غلطی ہے جو ان میں آیات، احادیث، اللہ تعالیٰ کا نام اور حروف معظمہ لکھتے ہیں۔ کیا ان کا یہ کہنا درست ہے یا جو یہ بے حرمتی کرتے ہیں ان اخبارات ورسائل کو عام استعمال میں لانا غلط ہے؟ مزید یہ کہ بعض حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان سے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کاٹ لیتے ہیں اور ان کو عام استعمال میں لاتے ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ان اخبارات ورسائل میں قرآن آیات اور احادیث مبارکہ کے علاوہ جگہ جگہ حروف معظمہ لکھے ہیں لیکن وہ اس پر دھیان نہیں دیتے یعنی ان حروف معظمہ کو مکمل طور پر ان اخبارات ورسائل سے کاٹ لیا جائے تو یہ عام استعمال کے قابل ہی نہیں رہتے کیونکہ یہ بہت زیادہ مقامات پر لکھے ہوتے ہیں کیا ان حضرات کی یہ ذہنی اختراع درست ہے؟ مختصر یہ کہ ہر قسم کے انگریزی، اُردو اخبارات ورسائل، نصابی کتب، کاپیاں جن میں قرآنی آیات واحادیث مبارکہ، حروف معظمہ لکھے ہوتے ہیں ان کا عام استعمال جائز ہے یا نہیں؟

سائل: چوہدری عمیر علی فاضل، سلامت پورہ لاہور

الجواب بعون الوہاب: قرآن مجید، احادیث رسولؐ اور اسمائے مقدسہ کا احترام کرنا ہر کلمہ گو کے لیے ضروری ہے، لیکن جب ان کے اوراق بوسیدہ ہو جائیں تو انہیں مختلف طریقوں سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ان کو کسی محفوظ مقام پر دفن کردیا جائے جہاں ان کی بے ادبی کا اندیشہ نہ ہو۔ اسی طرح ان کو احتراماً جلاکر ان کی راکھ دفن یا کسی دریا میں بہادیا جائے۔

جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امت کو اختلاف سے بچانے کے لیے قرآن مجید کو قریش کی زبان پر جمع کرواکر تمام علاقوں میں نسخے بھیجے اور زبان قریش کے علاوہ باقی قرآنی نسخوں کو جلانے کا حکم دیا تھا۔ [بخاری بشرح الکرمانی کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن ج19ص8رقم الحدیث 4947]

اسی طرح اوراق مقدسہ کو عصر حاضر سے ری سائیکلنگ (ان اوراق کو جدید طریقے سے صاف کرکے دوبارہ ان کا کاغذ بنایا جاتا ہے) کے ذریعہ محفوظ کرتے ہیں یہ طریقہ اچھا ہے لیکن اس میں دو باتیں بڑی اہم ہیں (۱) جس پانی سے قرآنی حروف، حدیث رسولؐ یا اسمائے مقدسہ صاف کیے گئے ہیں اُسے گندی اور ناپاک مقامات سے محفوظ رکھا جائے (۲) ان اوراق سے دوبارہ تیار ہونے والے کاغذ کا استعمال پھر اسی مقصد کیلئے ہونا چاہیے۔

صورت مسئولہ میں مذکورہ دونوں شرائط کا اہتمام کرتے ہوئے اوراق مقدسہ صاف کرکے ان سے دوبارہ کاغذ تیار کرکے قرآن مجید اور حدیث رسول کی طباعت کا کام کیا جاسکتا ہے۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ عصر حاضر میں یہی طریقہ سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ فقط

☆......☆......☆

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 26)

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ
عِلْمٍ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ
جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ
أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ
يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○﴾

''اور تم انہیں گالی مت دو کہ جنہیں مشرکین اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں پھر وہ بھی جہالت میں حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے اسی طرح ہم نے ہر اُمت کے عمل میں ان کیلئے کشش پیدا کر دی پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے (۱۰۸) اور انہوں نے اللہ کے نام کی قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے پاس (مطلوبہ) نشانی آجائے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے (اے نبی!) کہہ دیجئے نشانیاں صرف اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں یہ بات کون سمجھائے، بیشک جب وہ نشانی آجائے گی تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے (۱۰۹) اور ہم (اسی طرح) ان کے دلوں اور نگاہوں کو پھیر دیتے ہیں جس طرح یہ پہلی بار اس (قرآن مجید) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیں گے۔ (۱۱۰)''

مشکل الفاظ کے معانی:

لَا تَسُبُّوا: تم گالی مت دو

عَدْوًا: حد سے تجاوز کرتے ہوئے

جَهْدَ: پختہ

نُقَلِّبُ: ہم پھیر دیتے ہیں

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں توحید باری تعالیٰ کو روشن اور واضح دلائل سے ثابت کیا گیا ہے جو مشرکین کی طبائع کے خلاف ہے۔ مشرکین ایک داعی کے سخت رویہ کی بنا پر ذات باری تعالیٰ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسے انداز میں توحید بیان کرنے سے منع فرمایا جس کی بنا پر مشرکین ذات باری تعالیٰ کو گالی دیں۔

شانِ نزول:

اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں مختلف روایات ہیں: (۱) حضرت قتادہؓ سے مروی ہے کہ مسلمان بتوں کو گالی دیتے تو کافر اللہ تعالیٰ کو گالی دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر اللہ کو گالی دینے سے منع فرما دیا۔

[المصنف لعبدالرزاق]

(۲) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مشرکین مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اگر آپ علیہ السلام ہمارے معبودان (باطلہ) کو بُرا بھلا کہنے سے نہ رُکے تو ہم اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا کہیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ [تفسیر الطبری 403/7]

التوضیح:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو مشرکین کے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بُرا بھلا کہیں گے جس سے زمین میں فتنہ اور فساد برپا ہوگا اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے داعی (دعوت دینے والے) کو احسن انداز کے ساتھ دعوت حق پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس

طرح موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرعون کے ساتھ احسن انداز اور نرم کلام سے مخاطب ہونے کا حکم دیا گیا تھا اس لیے کسی بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر مسلموں کے معبودوں اور ان کے دینی معبد خانوں کی توہین کرے۔

اعتراض قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر بتوں کا تذکرہ سخت الفاظ میں کیا گیا ہے اور وہ آیات محکم ہیں منسوخ نہیں۔

جواب قرآن مجید میں جس مقام پر بھی ایسے الفاظ آئے ہیں وہ بطور مناظرہ یعنی کسی چیز کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے ہیں وہاں کسی کی دل آزاری مقصود نہیں۔ جیسے بسا اوقات عدالتوں میں کسی کے خلاف سخت الفاظ میں بیان دیا جاتا ہے یا معالج کے سامنے دوسرے انسان کے بہت سے عیوب بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ایک چیز کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے پیش کی جاتی ہیں کوئی بھی انسان انہیں گالی تصور نہیں کرتا اور اگر یہی چیزیں کسی دوسرے مقام پر بیان کی جائیں تو یہ گالی تصور ہوتی ہیں یہی معاملہ سوال میں مذکور مقامات کا ہے۔

<u>آیت مبارکہ اور اُصول سدّ ذرائع:</u>

اس آیت مبارکہ سے علماء نے سدّ ذرائع کا اُصول نکالا ہے کہ جو کام اپنی ذات کے اعتبار سے جائز اور محمود ہو مگر اس کے کرنے سے فساد لازم آئے یا لوگوں کے معصیت باری تعالیٰ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ کام بھی ممنوع ہو جاتا ہے۔ جیسے فی نفسہ معبودانِ باطلہ کو بُرا بھلا کہنا جائز ہے لیکن اُن کو بُرا کہنا ذات باری تعالیٰ کی توہین کا باعث بنتا ہے، اسی لیے شریعت مطہرہ نے معبودان باطلہ کو بھی بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو اپنے والدین کو بُرا بھلا کہے، عرض کی گئی کہ ایک شخص کیسے اپنے والدین کو بُرا بھلا کہہ سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((یَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ أَبَاہُ، وَیَسُبُّ أُمَّہُ وَیَسُبُّ أُمَّہُ)) وہ جب کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جب وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ [مستدرك حاكم كتاب الحدود باب لعن الله على سبعة من خلقه ج 5ص 509رقم الحديث 8118 الموسوعة الحديثية مسند امام احمد بن حنبل ج 3ص 367رقم الحديث 1875مسلم كتاب الايمان باب الكبائر واكبرها ج 1جزء 2ص 70رقم الحديث 90 بخاری بشرح الكرمانی كتاب الادب باب لا يسب الرجل والديه ج 21ص 119رقم الحديث 5973]

﴿كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ اللہ تعالیٰ نے ہر گروہ کے لیے اس کے اعمال کو مزین کر دیا ہے۔ فرماں بردار لوگوں کے لیے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری اور نافرمانوں کے لیے شریعت مطہرہ کی نافرمانی کو مزین کر دیا ہے اور وہ اسی چیز پر فخر محسوس کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف لوٹیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کی خبر دیں گے۔

﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ﴾ انسان عجلت پسند اور اپنی طبع کے مطابق معاملات کی ادائیگی چاہتا ہے، اسی طرح قریش نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی معجزات کو نظر انداز کرتے ہوئے کوہِ صفا کا سونا بن جانا بطور معجزہ طلب کیا اور اس بات پر انہوں نے اہل ایمان کے سامنے پختہ قسمیں اُٹھائیں کہ اگر ہمارا یہ مطالبہ پورا ہو جائے تو ہم اسلام قبول کر لیں گے مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کے لیے کھڑے ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے کوہِ صفا کو سونا بنا دیں گے لیکن اگر انہوں نے اس معجزے کا انکار کیا تو قانون الٰہی کے مطابق ان پر عذاب الٰہی نازل ہوگا اور یہ تباہ ہو جائیں گے۔ آپ علیہ السلام چونکہ ان کی عادات سے واقف تھے اس لیے آپؐ نے ان پر شفقت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا نہ کی۔ معجزات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ان کو ظاہر کرنے پر قادر ہے، لیکن عقل اور انصاف کے مطابق انہیں ایسا مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں، اس لیے ان پر فرض تھا کہ وہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے معجزات کو مان کر راہِ حق قبول کر لیتے اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر ان کو نئے معجزے کا مطالبہ کرنے سے پہلے سابقہ معجزات کو غلط

ثابت کرنا چاہیے تھا۔ جب انہوں نے ایسا نہیں کیا تو لامحالہ نئے معجزے کا مطالبہ درحقیقت اپنی ہلاکت کا مطالبہ کے مصداق ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے وہ علیم بذات الصدور ہے اس لیے وہ جانتے تھے کہ مشرکین اس معجزہ کے ظہور پذیر ہونے کے بعد بھی ایمان نہیں لائیں گے۔

﴿انھا اذا جاءت لا یؤمنون ○ ونقلب افئدتھم وابصارھم کما لم یؤمنوا بہ اول مرۃ ونذرھم فی طغیانھم یعمھون ○﴾

اہل ایمان کا کام دین حق پر قائم رہتے ہوئے لوگوں کو صحیح طریقہ بتلانا ہے، اگر وہ ہٹ دھرمی کریں تو اہل ایمان کے لیے جائز نہیں کہ انہیں زبردستی مسلمان بنائیں۔ اگر ایسا کرنا شریعت میں جائز ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے سے ہر انسان کو مسلمان بنا دیتے بلکہ اس مقام پر مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لیے یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر ہم ان کے مطلوبہ معجزات کو ظاہر کردیں تو پھر بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ ہم نے ان کے دلوں اور آنکھوں کو پھیر دیا ہے، جسطرح وہ قرآن مجید اور صراط مستقیم پر پہلے ایمان نہیں لائے اسی طرح معجزات کو دیکھ لینے کے باوجود بھی ان سے دین اسلام کو قبول کرنے کی توقع ہرگز نہیں جاسکتی۔ ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کا علاج معجزہ نہیں کیونکہ ان کی سرکشی نے انہیں راہ حق سے دور کردیا ہے۔

اخذ شدہ مسائل:

(۱) مشرکین کے معبودان باطلہ کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اہل ایمان کے اس طرز عمل سے مشرکین مشتعل ہوکر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے متعلق ایسے نازیبا الفاظ کہیں گے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شایان شان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تو ہر عیب سے پاک ومبرا ہے۔ (۲) نافرمانوں کے بُرے اعمال ان کے لیے بطور آزمائش مزین کیے گئے اور عنقریب انہیں اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا (۳) مشرکین کی طرف سے معجزات کا مطالبہ قبول حق کے لیے نہیں تھا (۴) مشرکین وکفار اپنے برے اعمال کی بدحواسی میں اپنے انجام سے غافل اور سرکشی میں سرگرداں ہیں۔

ڈائری جماعت اہلحدیث پنجاب

جماعت اہل حدیث پنجاب کا اہم ترین اجلاس گزشتہ دنوں جامع مسجد رحمان اہلحدیث کوٹ اسحٰق نزد عالم چوک گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ صوبائی نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان شاکر نے بعد نماز مغرب ''فضائل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین'' کے مبارک عنوان پر حاضرین سے پُرمغز خطاب کیا۔ وقت کے ساتھ سامعین کی تعداد میں اضافہ ہو جارہا تھا، اسی اثناء میں ذمہ داران وکارکنان بھی اپنی اپنی مساجد سے امامت کروا کے پہنچ گئے تھے اس لیے نزاکت وقت کے پیش نظر عوام کے اصرار پر مولانا کو اپنی گفتگو سمیٹنا پڑی۔ چند ہی لمحات کے بعد صوبائی امیر جناب میاں محمد سلیم شاہد کی اجازت سے اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز ضلعی ناظم اطلاعات قاری طاہر محمود کی تلاوت سے کیا گیا پھر شرکاء اجلاس کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی اور ہر کسی نے مع اپنی ذمہ داری کے اپنا تعارف کرواتے ہوئے اپنی آراء و تجاویز پیش کیں۔

ضلعی امیر غازی عباس ضیاء نے مختلف 3 تحصیلوں میں یونٹ کے قیام کے حوالہ سے رپورٹ پیش کی اور آئندہ لائحہ عمل کے حوالہ سے اپنی کاوشوں سے آگاہ کیا۔ دورانِ اجلاس ماہانہ فنڈ کے قیام پر بھی بحث ہوئی کہ بیت المال کا وجود عمل میں لایا جائے۔ آخر میں جماعتی دستور کے مطابق امیر محترم کو دعوت خطاب اور حتمی فیصلہ جات کے اعلان کی گزارش کی گئی۔ امیر محترم نے غازی صاحب، قاری محمود احمد اور مولانا شاکر صاحب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اجلاس کے قیام کو ممکن بنانے میں عملی کردار ادا کیا۔ تحصیل نوشہرہ ورکاں اور تحصیل مرید کے کے امراء کا شکریہ ادا کیا کہ جو موسم کی خرابی کے باوجود تشریف لائے۔ تمام ترفنڈز اور دیگر تبلیغی معاملات کے اخراجات کو حسب سابق اپنے ذمہ لیتے ہوئے بیت المال والی تجویز کو مسترد فرمادیا۔ مگر عملی کام سے اپنے تعاون کو مشروط کرتے ہوئے کارکنان کو طریق احسن سے ذمہ داریاں نبھانے کی تلقین کی۔ رابطہ مہم کے حوالہ سے اپنی ذات اور خدمات کو ہمہ وقت پیش کرتے ہوئے روابط کے استحکام کی استدعا کی۔ رحمان مسجد کے مہتمم راؤ محمد ایوب نے جماعت اہلحدیث کے اعزاز میں پُرتکلف عشائیہ دیا اور نماز عشاء امیر محترم کی امامت میں ادا کرکے اجلاس برخاست کروایا گیا۔ [منجانب: حافظ عبدالقدیر بٹ سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پنجاب 0300-6314717]

جشن میلاد .... حقیقت کیا ہے؟

شیخ الحدیث مولانا ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے انسانوں میں سے ہی برگزیدہ اور مقدس ترین ہستیوں کا انتخاب کیا اور ہر دور میں ان ہستیوں میں سے حسب حال جسے چاہا منصب رسالت سے نوازا۔ ہر رسول نے اپنے منصب کا حق المقدور حق ادا کیا اور قوم کی ہدایت ورشد کی طرف راہنمائی کی اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی اور رسول اپنی قوم کے لیے سب سے زیادہ خیر خواہ ہوتا ہے۔ ثانیاً جبلت اور فطرت کے لحاظ سے وہ عام انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے جو ان تمام عمدہ صفات کا حامل ہوتا ہے، جو کسی بھی انسان کے لیے ہونی ضروری ہیں۔

انبیاء کی تعلیم میں بگاڑ:

نبی اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے جس تعلیم کا حامل اور داعی ہوتا ہے وہ ہدایت اور رشد کا اعلیٰ نمونہ ہوتی ہے۔ جس سے بہتر کوئی نمونہ ممکن نہیں لیکن اس کے باوجود ہر قوم نے اس اعلیٰ اور مصفیٰ تعلیم کو مکدر کیا اس کے اسباب ہر دور میں شائد مختلف رہے ہوں لیکن ایک سبب جس کا تعلق اس تعلیم کے حاملین کے ساتھ ہے اور وہ تقریباً ہر قوم اور امت میں مشترک رہا ہے وہ اپنے نبی کی تعلیم کو اعمال خیر میں ناکافی سمجھتے ہوئے اس میں اپنی طرف سے اضافہ ہے۔ جس سے وہ تعلیم اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہی اور اس میں کئی طرح کی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ان لکل عامل شرۃ ثم فترۃ فمن کانت فترتہ الی بدعۃ فقد ضل ومن کانت فترتہ الی سنۃ فقد اھتدی)) (الاعتصام للشاطبی ص ۵۳ ج ۱) ہر عامل کے لیے رغبت اور نشاط ہوتی ہے پھر اس میں ضعف اور کمزوری آجاتی ہے۔ جس کی کمزوری بدعت کی طرف ہوئی وہ گمراہ ہو گیا اور جس کی کمزوری سنت کی طرف ہوئی وہ ہدایت پا گیا جب ہم سابقہ امم کی گمراہی کے اسباب تلاش کرتے ہیں تو ان میں ایک اہم سبب نبی کے بعد اس کی اصل تعلیم میں اپنی طرف سے اضافہ ہے اور یہ اتنا بڑا جرم ہے جو کہ اس سے اصل دین کا حلیہ بگڑ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دین میں اضافہ کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ((ستۃ لعنھم ولعنھم اللہ وکل نبی مستجاب الزوائد فی دین اللہ ...وفی روایۃ ستۃ لعنھم اللہ ولعنھم وفیھا الراغب عن سنتی الی بدعۃ)) کچھ شخص ایسے ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے ان چھ اشخاص میں ایک وہ شخص ہے جو اللہ کے دین میں اضافہ کرتا ہے اور ایک روایت کے الفاظ ہیں میری سنت سے اعراض کر کے بدعت کی طرف رغبت کرتا ہے۔ [الاعتصام ص ۵۲ ج ۱]

غالباً اسی خدشہ کے پیش نظر کہ سابقہ امتوں نے اپنے انبیاء کی مصفیٰ تعلیمات میں اپنی طرف سے ان کو مکدر اور آلودہ گدلہ کر دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے واضح الفاظ میں تنبیہ کر دی تھی اور فرمایا تھا: ((من اقتدی بی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی)) جس نے میری اقتدا کی (سنت پر عمل کیا) وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری سنت سے بے رغبتی اور اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ [الاعتصام ص ۵۲ ج ۱]

ان تمام احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ اللہ کے دین میں اضافہ اور بدعت سازی ایک سنگین جرم ہے ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ اور رسول کی لعنت کا مستحق ہے۔ جس کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے

جشن میلاد یا دین میں اضافہ

اس میں کسی بھی صاحب بصیرت کو تردد اور شبہ نہیں ہو سکتا کہ

جشن میلاد کا وجود نہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں تھا اور نہ خلفاء راشدین مھدیین کے ادوار مبارکہ میں تھا۔ بلکہ نہ صحابہ کرام کے عہد میں تھا اور نہ تابعین وتبع تابعین اور نہ ائمہ اربعہ کے ادوار میں تھا۔ بلکہ یہ چوتھی صدی ہجری میں اس کا دین میں اضافہ کیا گیا اس کا اضافہ کرنے والے مصر کے حکمران فاطمی تھے جنھوں نے اپنی حکومت کو استحکام بخشنے کے لیے عیسائیوں کی نقل اور تقلید میں اسلام میں اس کا آغاز کیا۔

فاطمیوں کا تعارف:

تیسری صدی کے آخر میں مغرب سے سعد بن تمیم کی اولاد نے مصر پر قبضہ کر کے وہاں اپنی حکومت قائم کر لی بظاہر یہ لوگ خود کو سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد میں سے شمار کرتے اور شیعہ ہونے کا دعوی کرتے لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی نہ یہ نسبتاً فاطمی تھے اور نہ مذھباً شیعہ تھے۔ جن علماء کرام اور مؤرخین نے تاریخ اسلامی میں مختلف پیدا ہونے والے فرقوں اور ان کے عقائد کو بیان کیا ہے وہ اس پر متفق ہیں کہ یہ لوگ باطنی جو بظاہر اسلام کا نام لیتے تھے لیکن باطن میں کفر چھپائے ہوئے ہیں۔ امام ابن تیمیہ سے ان کے عقائد کے بارہ میں سوال ہوا جس کا انہوں نے بڑی شرح وبسط سے جواب دیا جس کا خلاصہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں جمہور ائمہ ان کے نسب میں طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ مجوس یا یہود کی اولاد میں سے ہیں مختلف مسالک کے علماء احناف، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، اہل حدیث، اہل کلام علماء نسب اور عام علماء کی ان کے بارہ میں یہی رائے اور شہادت ہے کہ ان کا فاطمی النسب ہونا باطل ہے امام ابن جوزی، ابن شامہ اور دیگر اہل علم بھی جمہور کی طرح ان کے نسب کو باطل قرار دیتے ہیں۔

قاضی ابو بکر الباقلانی نے اپنی کتاب ''کشف اسرارھم وھتک استارھم'' میں ذکر کیا ہے کہ یہ مجوس کی اولاد تھے۔ ان کا مذہب یہود ونصاری کے مذاہب سے بھی بدتر ہے بلکہ ان لوگوں کے مذہب سے بھی گیا گزرا ہے جو جناب علی رضی اللہ عنہ کی الوھیت یا نبوت کا دعوی کرتے ہیں اور کفر میں ان سے بھی آگے ہیں۔

قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب ''المعتمد'' میں ان کے کفر و زندیق پر ایک طویل فصل حوالہ قلم کی ہے غزالی نے اپنی کتاب ''المستظھریہ وفضائح الباطنیہ'' میں فرمایا ہے کہ ان کا ظاہری مذہب رفض ہے اور باطل میں خالص کفر ہے۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ تمام مخلوق میں سے زیادہ جاہل ہیں ان کے پاس نہ نقل ہے نہ عقل ہے۔ نہ صحیح دین ہے۔ علماء امت ان کا شمار قرامطہ باطنیہ میں سے کرتے ہیں جو اسلام کا اظہار تو کرتے ہیں لیکن باطن میں کفر چھپاتے ہیں، ان کے مذہب کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مجوسیوں اور فلسفیوں کے احوال کا مرکب ہے انہوں نے چند اقوال مجوسیوں کے اور چند اقوال فلسفیوں کے لے کر اپنے مذہب کی تدوین کی ہے۔

انہوں نے دعوی کیا ہے کہ وہ علم باطن کے عالم ہیں ان کا یہ دعوی ہی ان کے کفر پر واضح دلیل ہے یہ زندیق منافق ہیں جو نہ اللہ تعالی پر اور نہ رسول پر اور نہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان کے کافر ہونے پر مسلمانوں یہودیوں، عیسائیوں اور اکثر مشرکوں کا بھی اتفاق ہے بلاشبہ ان کا کفر ہر قسم کے کفر کا جامع ہے، ان کے تعلیمی اداروں میں حدیث کی تعلیم نہیں دی جاتی تھی بلکہ حدیث بیان کرنا موت کو قبول کرنے کے مترادف تھا ان کا تعلیمی نصاب منطق، فلسفہ، الٰہیات اور طبعیات وغیرہ پر مشتمل تھا۔

جامع ازھر میں انہوں نے کئی مقصورے محض اس لیے بنائے تھے کہ وہاں صحابہ کرام پر لعنت کی جاتی تھی اور صریحا یہ کلام کیا جاتا تھا۔ یہ ستاروں کی پوجا کرتے اور رسول اللہ کی رسالت بلکہ حقیقتاً تمام رسولوں کی رسالت کا ابطال کرتے تھے ان کا اصل مقصد ملت میں فساد برپا کرنا تھا۔

مصر میں ان کی حکومت دو سو سال کے قریب رہی ان کے اس دور میں مصر میں اسلام اور ایمان کی شمع بجھی رہی اور کفر کو عروج اور غلبہ حاصل رہا حتی کہ بعض علماء کرام نے ان کے دور میں مصر کو مرتدین اور منافقین کا علاقہ قرار دیا۔ [مجموع الفتاوی ص ۱۲۰ تا ۱۳۹ ملخصا ومفھوما]

یہ حقائق ہیں فاطمیوں کے جن کے ہاتھوں میلاد کا آغاز ہوا ان کے باطل عقائد کی بنا پر عام مسلمان ان سے نفرت کرتے تھے اور یہ تو بدعتی

امر ہے کہ حکمرانوں کو عوام کی اکثریت کا خیال رکھنا پڑتا ہے وہ ہر طریقہ سے ان کی دلجوئی کرتے ہیں انہوں نے دیکھا کہ لوگ ان کے باطل عقائد کو تسلیم کرتے بلکہ ان میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کا داعیہ موجزن ہے اور محبت رسول پر اپنی ہر چیز قربان کردیتے ہیں تو انہوں نے خود کو محب رسول ثابت کرنے کے لیے جشن میلاد کا آغاز کیا اور پھر ان کے سامنے عیسائیوں کی بھی شان تھی کہ ان کا جناب مسیح علیہ السلام کے ساتھ جس طرح کا بھی تعلق ہے مگر وہ کرسمس ڈے پر جناب مسیح سے والہانہ انداز میں تعلق ثابت کرتے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں میں بھی عیسائیوں جیسا حربہ آزمایا اور پورے جذبہ کے ساتھ کہ مسلمانوں میں یہ اپنا اعتماد بحال کرسکیں جشن میلاد کا انعقاد کیا۔

محقق علامہ علی محفوظ فرماتے ہیں میلاد کی بدعت سب سے پہلے مصر کے فاطمیوں نے شروع کی انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے دن کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اسے عید کی طرح خوشی کا دن مناتے ہیں اور ہر طرح کا کاروبار اور بازار بند رکھتے ہیں۔ان کی دیکھا دیکھی انہوں نے بھی میلاد رسول کی بدعت شروع کی ایک بدعت کے مقابلہ میں دوسری بدعت اور ایک منکر کے مقابلہ میں دوسری برائی اور منکر کو ایجاد کیا

[رسائل ابن زید محمود ص ۱۹۸]

درحقیقت اس جشن کے انعقاد کے پس منظر سیاسی استحکام تھا یہی وجہ ہے کہ جب فاطمیوں کا خاتمہ ہوا اور ان کا اقتدار باقی نہ رہا تو ان کی یہ شروع کی ہوئی بدعت بھی باقی نہ رہی جیسے ہی حکومت گئی ویسے ہی ان کی یہ بدعت بھی ختم ہوگئی۔اگر اس جشن کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہوتا تو اہل مصر فاطمیوں کے بعد بھی اس جشن کو باقی رکھتے اور ہر سال اس کا انعقاد کرتے لیکن مسلمانوں نے ایسے نہیں کیا بلکہ اس جشن کو خیر باد کہہ دیا۔سلطان صلاح الدین ایوبی نے ان کو شکست دیکر جب مصر فتح کیا تو ان کی دعوت کو بھی ختم کردیا اور اس میں شریعت اسلام کا اجراء کیا جس سے اسلام کا اظہار کرنے والوں نے وہاں سکونت اختیار کی۔[مجموع الفتاوی ص ۱۳۸ ج ۳۵]

جشن عراق میں احیاء:

فاطمیوں کے خاتمہ کے ساتھ جب اس جشن کا بھی خاتمہ ہوگیا تو پورے عالم اسلام میں کوئی بھی علاقہ ایسا نہیں تھا جہاں اس جشن کا انعقاد عمل میں آیا ہو البتہ ساتویں صدی ہجری میں اس بدعت کا دوبارہ احیاء ابوسعید کوکبری کے ہاتھوں ہوا جو اربل کا حاکم تھا ابوسعید تصوف کا دلدادہ تھا اور صوفیوں کا پیروکار تھا اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ متاخرین صوفیہ نے دین کو بدعات سے کس طرح ملوث کردیا تھا ان کے نظام میں اصل دین کم اور ان کی بدعات زیادہ ہیں اور پھر اتفاق یہ ہوا کہ ابوسعید کو ابوخطاب جیسا کذاب آدمی مل گیا جس نے بادشاہ کو جشن میلاد کے انعقاد پر لگادیا اور یوں ابوخطاب کی کاوش سے کوکبری کی سرپرستی میں ساتویں صدی کے ربع اول میں اس جشن کا دوبارہ احیاء ہوگیا۔

ابوخطاب کا تعارف:

ابوخطاب کا نام عمر بن حسن اندلسی ہے یہ خود کو صحابی رسول دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے نسب میں سے مشہور کرتا تھا لیکن اس کا یہ دعوی غلط تھا اور جو اس نے اپنا نسب بیان کیا وہ باطل ہے جو جناب دحیہ رضی اللہ عنہ تک نہیں پہنچتا۔یہ ائمہ کرام کے بارہ میں بکواس بکتا تھا۔

مشائخ مغرب نے اس کی جرح وتضعیف تحریر کی ہے یہ کذاب تھا حدیث میں جھوٹ بولتا تھا ابن نجار فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کا اس کے کذب وضعف پر اجماع ہے یہ اس سماع کا دعوی کرتا جو اس نے سماع نہیں کیا ہوتا تھا اس سے ملاقات کا دعوی کرتا جس سے اس نے ملاقات نہیں کی ہوتی تھی حافظ ابوالحسن بن مفضل فرماتے ہیں ابوخطاب ہمارے پاس اصفہان میں آیا میرے والد اس کی بڑی تکریم اور عزت کرتے تھے یہ ایک دن میرے باپ کے پاس آیا اس کے ہاتھ میں ایک سجادہ (مصلی) تھا اس نے اس مصلی کو بوسہ دیا اور زمین پر رکھ دیا اور کہنے لگا میں نے اس پر اتنے نوافل پڑھے ہیں اور کعبہ کے اندر اس پر بیٹھ کر اتنی بار قرآن ختم کیا ہے میرے والد نے وہ مصلی پکڑا اسے بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا اور اسے خوشی اور سرور کے ساتھ قبول کیا اتفاقا دن کے آخر میں ہمارے پاس ایک اصفہانی آیا اس نے کہا تمہارے پاس جو مغربی فقیہ (ابوخطاب) آیا ہے اس نے اتنے روپوں میں بازار سے ایک بڑا خوبصورت مصلی خریدا

ہے میرے والد نے وہ مصلی منگوایا اور اسے دکھایا وہ شخص کہنے لگا ہاں اللہ کی قسم یہی وہ مصلی ہے اس پر میرے والد خاموش ہو رہے لیکن ابوالخطاب کا مقام ان کی آنکھوں سے گر چکا تھا۔ ابن عساکر فرماتے ہیں روایت میں متہم ہے ابن حجر ناقل ہیں یہ اچھی تعریف کے لائق نہ تھا۔[لسان المیزان ص۲۹۲تا۲۹۸ ج ۴ ملخصا مفہوما]

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ جشن میلاد کا انعقاد دو مختلف دوروں میں ہوا اور دونوں دوروں میں اس کا احیاء کرنے والے کذاب قسم کے لوگ تھے اور پرلے درجے کے کافر تھے جن کے کفر پر تمام امت مسلمہ کا اجماع تھا اور ثانی دور میں اس کے موجد بدعتی تھے اور جو اس کا سرغنہ تھا وہ حدیث میں متہم اور کذاب تھا گویا کہ اسلام میں اس جشن کا آغاز کرنے والے غیر معقول اور پایہ اعتبار سے ساقط تھے۔

جشن میلاد کار خیر نہیں:

قبل ازیں ہم وضاحت کر آئے ہیں کہ جشن میلاد کا وجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور خلفاء راشدین صحابہ، تابعین عظام تبع تابعین اور ائمہ اربعہ کے ادوار میں سے کسی ایک دور میں نہیں تھا بلکہ خیر القرون میں بھی نہیں تھا بتاؤ وہ کون سی چیز ہے جس کا وجود ان ادوار میں نہیں پایا جاتا تھا صحابہ کرام جو خیرات کی طرف سبقت لے جانے میں کبھی سستی اور تہاون کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے اور نیکی کے کسی امر، عمل اور معاملہ میں پیچھے نہیں رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان مقدس نفوس کے بارے میں ہی فرمایا ہے:

((ولكن الله حبب اليكم الايمان وزينه في قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان اولئك هم الراشدون)) اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کیا ہے اور تمہاری طرف کفر فسق اور نافرمانی کو ناپسند کیا ہے یہی لوگ ہیں کامیاب۔[الحجرات:۷]

صرف ایمان کو ہی ان کے لیے محبوب نہیں بنایا بلکہ ان کے ایمان کو کسوٹی اور میزان قرار دیا ہے اللہ کریم فرماتے ہیں:((فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا)) اگر یہ لوگ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو یہ ہدایت پا جائیں۔[البقرۃ:۱۳۷]

جناب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:((کل عبادة لم يتعبدها اصحاب رسول الله فلا تعبدوها فان الاول لم يدع للاخر مقالا)) ہر وہ عبادت جو صحابہ کرام نے نہیں کی تم بھی اسے نہ کرو بلاشبہ پہلوں (صحابہ) نے پچھلوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔

[الاعتصام ص۳۴۲ ج۲]

امام مالک تو واضح فرماتے ہیں:"فمالم يكن يومئذ دينا فلا يكون اليوم دينا جو اس وقت دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں ہے۔

[الاعتصام ص۳۳ ج۱]

معلوم ہوا کہ اگر جشن میلاد کار خیر ہوتا تو صحابہ کرام اس خیر سے قطعا محروم نہ رہتے بلکہ وہ جیسے دیگر نیکی کے افعال کی طرف سبقت لے جاتے تھے تو جشن میلاد کے انعقاد میں بھی یقیناً وہ ضرور سبقت لے جاتے نیز اس کے کار خیر نہ ہونے کی ایک واضح وجہ یہ بھی ہے کہ اس کا آغاز فاطمیوں کے ہاتھوں سے ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ اس جشن میں بہت سی خرافات جمع ہوگئی ہیں عراق میں اس کا احیاء بھی قوالی اور بھنگڑے سے ہوا تھا اور پھر ہر دور میں جب بھی اور جس جگہ بھی یہ جشن منایا گیا اس میں ڈھول ڈھمکا رقص و سرود شامل رہا ہے اب تو صورت حال اس سے بھی مختلف ہوتی جا رہی ہے محافل میں مرد و زن کا اختلاط، آتش بازی، انڈین گانے لہو و لعب اور مخالفین پر اس جشن میں عدم شمولیت کی وجہ سے لعن و طعن، بیت اللہ، مسجد نبوی اور دیگر مقامات کی شبیہات کا بنانا اور پھر انہیں مٹانا عام معمول بن چکا ہے اگر یہ کار خیر ہوتا تو اس میں اس قسم کے خرافات جمع ہو سکتے تھے اور پھر خرافات میں اضافہ کی جو رفتار ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جشن جو عقیدت و احترام کے نام سے عبادت کے طور پر منایا جاتا ہے خرافات کا مجموعہ بن کر رہ جائے گا بس اسی سارے پروگرام کی یہی حقیقت ہے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا شر سے خیر حاصل نہیں ہوتی۔

☆......☆......☆

اصلاحِ معاشرہ

مولانا یار و خیل میانوالی

قسط نمبر 1

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قولو للناس حسناً﴾ ”لوگوں سے اچھی بات کرو“ اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ﴿انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق﴾ ”مجھے اخلاق کے تقاضے پورے کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے“ ((المسلم اخو المسلم لا یظلمه و لا یخزله و لا یحقره)) مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی تذلیل کرتا ہے، اور نہ ہی اس کو حقیر جانتا ہے۔

ظلم کیا ہے؟:

عام اور سادہ معنی تو ہیں کسی پر زیادتی کرنا، زیادتی چھوٹی ہو یا بڑی جیسی بھی ہو، ظلم کے زمرے میں آتی ہے۔ دورِ حاضر میں ظلم اتنا عام ہو گیا ہے کہ امیر و غریب بھی کا شیوہ بن چکا ہے۔ ظلم صرف یہ نہیں کہ کسی کو گالی دی جائے، کسی کو تھپڑ مارا جائے، کسی کا خون بہایا جائے۔ بلاشبہ یہ بھی ظلم کی اقسام ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کو گالی دینا فسق (حرام) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے، لیکن ظلم کا لفظ بڑے وسیع معانی رکھتا ہے، اگر میں کسی سے قیمت وصول کر کے ناقص مال دوں تو کیا یہ ظلم نہیں ہو گا کیا دودھ میں پانی ملا کر دوں اور پیسے پورے لوں تو ظلم نہیں ہو گا، کیا ناپ تول میں کمی کروں اور رقم پوری وصول کروں تو یہ ظلم اور حق تلفی نہ ہو گی؟ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لینا بھی ظلم ہے۔ کسی کا مال چرا لینا بھی ظلم ہے، کسی کے ساتھ دھوکہ کرنا بھی ظلم ہے، کسی کی عزت پر حملہ کرنا بھی ظلم ہے، اپنی ڈیوٹی رکام کما حقہ سرانجام نہ دینا اور معاوضہ پورا لینا بھی ظلم ہے، یہ سب ظلم کی شاخیں ہیں اور جو ظلم کی کسی بھی شاخ پر چڑھے گا، وہ جہنم کے گڑھے میں ہی گر کر ہلاک ہو گا۔

آج کیا ہو رہا ہے، ہر طاقتور کمزور کا مال چھین لینا پیدائشی حق سمجھتا ہے، ہمارے ہاں مشہور ہے کہ غریب کو اس کی ماں نے نہ جنا ہوتا۔ غریب بیچارہ ساری زندگی امیروں کے ارد گرد چکر لگاتا رہتا ہے حالانکہ امیر ایک پائی بھی اس کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ قرآن نے دنیاداروں اور مالداروں کے بارے میں کتنی سچی بات کی: ﴿ام لهم نصیب من الملک ،فاذاً لا یؤتون الناس نقیراً﴾ اگر ان لوگوں کو بادشاہی میں سے کچھ حصہ مل جاتا تو لوگوں کو ایک پائی بھی نہ دیتے۔ [النساء]

آج یہی کچھ تو ہو رہا ہے، دروازے پہ کوئی سائل آ جائے تو ہمارا دم گھٹنے لگتا ہے، جان نکلنے لگتی ہے، دل تنگ ہوتا ہے، اسے کچھ دینے کے لئے ہمارے پاس سوائے سخت الفاظ اور گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا، ہم اسے ڈانٹتے اور جھڑکتے ہوئے دھتکار دیتے ہیں۔ جبکہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿و اما السائل فلا تنهر﴾ ”اور سائل کو جھڑکا نہ کرو۔“ [القرآن] اگر کوئی سخی بادشاہ اس مانگنے والے فقیر کو کچھ دے دے تو بعد میں اسے چوکے لگاتا ہے، طعنے دیتا ہے، ایسے لوگوں کو اللہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿قول معروف و مغفرة خير من صدقة يتبعها اذىً﴾ صدقہ دے کر تکلیف دینے سے تو اچھے الفاظ کے ساتھ رخصت کر دینا ہی بہتر ہے۔

[القرآن]

فرمایا: ﴿و لا یخزله﴾ مومن بھائی کو ذلیل نہیں کرتا۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ کمزور کی تذلیل کی جاتی ہے۔ اس کی تحقیر کی جاتی اس کو طعنے دئے جاتے ہیں اور پھر بھی پکے سچے مسلمان ہونے کے دعوے کئے جاتے ہیں۔ اللہ نے سورۃ حجرات میں فرمایا: ﴿ولا تلمزوا انفسكم و لا تنابزوا بالالقاب﴾ ”اپنے بھائیوں پر نہ تو الزام تراشی کیا کرو اور نہ انہیں برے القابات سے پکارا کرو۔“ [القرآن]

ہم کیا کرتے ہیں، کسی کا رنگ کالا ہو انہیں اور اس کے لئے طعنہ بنا نہیں، کوئی جسمانی طور پر کمزور ہو تو تیلا پہلوان اور موٹا ہو تو اوئے موٹو، کسی کا قد لمبا ہو تو اوئے لمبو اور پستہ قد ہو تو اوئے ٹھگنے، غرض ہم کسی حال میں دسروں کی تذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور پھر مسلمان بھی کہلاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات میں ابو بکرؓ سے زیادہ عزیز کوئی نہیں تھا اور اپنی ازواج مطہرات میں سے صدیقؓ کی بیٹی عائشہ صدیقہؓ سے بڑھ کر کسی سے پیار نہ تھا، ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرت عائشہ کے گھر نہایت خوشگوار موڈ میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضرت عائشہؓ بولیں، حضور آپ کو صفیہؓ (آپ کی ایک اور بیوی) کیسے اچھی لگتی ہے وہ تو ٹھگنی سی ہے، یہ سننے کی دیر تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہؓ تم نے ایسی کڑوی بات کی ہے کہ اگر سمندر میں ملا دی جائے تو سمندر کا پانی بھی متغیر ہو جائے۔

﴿و لا یحقرہ﴾ فی زمانہ کہیں چار آدمی اکٹھے ہو جائیں، تو اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھنے والا دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے جب تک کسی کی تذلیل نہ کرلے، چین نہیں پاتا، یہی سوچ زمانہ جاہلیت والوں کی تھی۔ اہل مکہ کے چند سرداروں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم اشراف ہیں، تمہارے پاس تو (نعوذ باللہ) کمی کمین اور معاشرے کے گئے گزرے لوگ بھی آتے ہیں تم تو انہیں بھی وہی پروٹوکول دیتے ہو جس کے صرف ہم ہی حقدار ہیں۔ اس لئے ہمیں الگ ٹائم دو پھر ہم تمہاری بات سنیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے ان کا مطالبہ مان لیا کہ شاید اس طرح ہدایت پا جائیں، ان کے لئے الگ نشت کا اہتمام کیا گیا اور عام مسلمانوں کو اس وقت اس محفل میں آنے سے منع کر دیا گیا۔

خانہ کعبہ میں سردارانِ قریش کے ساتھ میٹنگ جاری تھی کہ اچانک ایک نابینا صحابی وہاں آ پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن کر وہ آگے بڑھے اور کوئی بات کرنا چاہی تو آپ ﷺ نے انہیں ترش لہجے میں بات کرنے سے روک دیا۔ وہ نابینا تھے انہیں کیا معلوم کہ وہاں کون لوگ بیٹھے ہیں، وہ وہیں سے پلٹے اور گھر جا کر رونے لگے کہ آج اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت لہجے میں بات کی ہے معلوم نہیں میری عاقبت کا کیا بنے گا؟ ادھر عرش کے مالک نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی لہجے میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿عبس و تولیٰ ٥ ان جاءہ الاعمیٰ٥و ما یدریک لعلہ یزکیٰ ٥او یذکر فتنفعہ الذکریٰ ٥ اما من استغنی ٥ و انت لہ تصدیٰ٥و اما من جاءک یسعی ٥و ھو یخشی ٥ و انت عنہ تلھی ٥﴾ تو نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا، اس لئے تیرے پاس ایک نابینا آ گیا، تجھے کیا معلوم وہ کتنا پاکیزہ تھا، تو اسے نصیحت کرتا تو اسے فائدہ بھی ہوتا، پر تو نے اس سے بے اعتنائی برتی اور اسے روک دیا، وہ جو تیرے پاس دوڑتا آیا اور وہ اللہ سے ڈرنے والا تھا، پر تو نے اس کو جھڑک دیا۔ [القرآن]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی دل آزاری سے روکتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ اگر کہیں تم میں سے تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ چھوڑ کر دو آدمی آپس میں باتیں نہ کیا کریں، یاد رکھئے نماز، روزہ، خیرات و صدقات کی اہمیت اپنی جگہ، لیکن اگر ہم نے معاشرے میں حقوق العباد کا خیال نہ کیا یا کسی کی حق تلفی کی تو یہ نماز روزے ہمارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ بڑی ہی نیک ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس کے ہمسائے اس سے خوش ہیں؟ جواب ملا کہ نہیں وہ زبان دراز ہے، ہر ایک کو کوسنے دیتی رہتی ہے، پڑوسی اس سے تنگ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت دوزخ میں جائے گی کیوں باوجود نماز روزے کی پابندی کے وہ دوزخی ٹھہری۔ (جاری ہے)

حضرت الامیر کے نام ایک مکتوب

السلام علیکم! گزارش ہے کہ گذشتہ دنوں حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کی وفات حسرت آیات کی خبر آپ کے مؤقر جریدہ "تنظیم اہلحدیث" میں پڑھ کر دلی صدمہ ہوا، ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ خاندان روپڑیہ کے تمام پسماندگان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

[منجانب: محمد حسن سعید منتظم دار العلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور]

مفسر قرآن مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ

کی مدرسہ دارالقرآن والحدیث پل کلروالی ضلع مظفر گڑھ میں آمد

مدرسہ دارالقرآن والحدیث پل کلروالی ضلع مظفر گڑھ میں 20 دسمبر کا خطبہ جمعۃ المبارک خاندان روپڑیہ کے چشم وچراغ مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان نے صراط مستقیم کے عنوان پر ارشاد فرمایا۔ مدرسہ دارالقرآن والحدیث پل کلروالی اپنے علاقہ کا معروف ادارہ ہے اور ضلع بھر کے علماء کی سرپرستی اسے حاصل ہے۔ جامعہ ہذا تھوڑا عرصہ انحطاط کا شکار رہا مگر جب سے جامعہ کو حافظ عبدالکریم (فاضل جامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ) کی سرپرستی حاصل ہوئی تو انہوں نے شب وروز محنت کر کے مدرسہ کو چار چاند لگا دیئے اور یہ مدرسہ علاقہ بھر میں اپنی حیثیت منوا چکا ہے، اب اس جامعہ میں شعبہ حفظ القرآن بھی ہو چکا ہے جس میں تقریباً 100 کے لگ بھگ طلباء کتاب حمید کی تحفیظ میں کوشاں ہیں۔ اللہ رب العزت حافظ صاحب موصوف کی محنت شاقہ کو قبول ومنظور فرمائے اور طلباء جامعہ کو حفظ قرآن مجید کی نعمت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

روانگی سفر:

محترم حافظ عبدالوہاب روپڑی 19 دسمبر بروز جمعرات صبح جامعہ اہلحدیث لاہور سے روانہ ہوئے، انکی رفاقت قاری فیاض احمد مدرس جامعہ اہلحدیث اور دیگر دو ساتھیوں کے حصہ میں آئی۔ محترم حافظ صاحب کا سب سے پہلا قیام رینالہ خورد کی سرزمین میں تھی، مرکز نداء الاسلام عبداللہ ٹاؤن رینالہ خورد میں موصوف اور ان کے رفقاء کا شاندار استقبال فضیلۃ الشیخ مولانا جابر حسین مدنی نے اپنے ساتھیوں سمیت کیا اور حافظ صاحب نے مرکز نداء الاسلام اور بختاور اسلامک سنٹر کا دورہ کیا اور اپنی ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ بعد ازاں انہوں نے حافظ صاحب اور ان کے رفقاء کو تناول ماحضر پیش کیا۔

رینالہ خورد سے یہ قافلہ ملتان پہنچا، وہاں محترم حافظ صاحب کی میزبانی کا شرف پروفیسر میاں عبدالمجید ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پاکستان کے حصہ میں آئی۔ انہوں نے حافظ صاحب اور ان کے ساتھیوں کی مہمانی پُرتکلف انداز میں کی۔ یقیناً یہ بات ان کی صفت مہمان نوازی کی دلیل ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر وثواب عطا فرمائے۔ پھر یہ قافلہ اصل منزل یعنی پل کلروالی ضلع مظفر گڑھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں پر محترم حافظ عبدالکریم، عبدالغفور اور ان کے ساتھیوں نے مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی اور قاری فیاض احمد ودیگر رفقاء کا بھرپور استقبال کیا۔ کچھ وقت وہاں گزارنے کے بعد محترم حافظ صاحب قاری فیاض احمد کے گھر تشریف لے گئے، اس طرح رات کے قیام کا شرف قاری صاحب کو حاصل ہوا، یقیناً ایسے علماء کی رفاقت اور خدمت کا شرف بہت بڑا شرف ہے۔

حافظ صاحب نے رات قاری صاحب کے گھر گزاری اور صبح خطبہ جمعہ پڑھانے کیلئے مدرسہ دارالقرآن والحدیث تشریف لائے تو مسجد آپ کی آمد سے قبل بھر چکی تھی اور تنگی داماں کا منظر پیش کر رہی تھی۔ حافظ صاحب نے ''صراط مستقیم'' کے موضوع پر مدلل اور مفصل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صراط مستقیم جنت کا راستہ ہے، صراط مستقیم پر چلنے والا انسان دنیاوی درگاہوں پہ جھکنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے، مسلم اُمہ کے بھٹکنے کی اصل وجہ صراط مستقیم سے دوری ہے۔ مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں صراط مستقیم پر چلنا ہوگا۔ جو انسان صراط مستقیم کو نہیں اپناتا وہ ہمیشہ شرک کی دلدل میں کھو جاتا ہے جو کہ کھلی گمراہی ہے علاوہ ازیں لوگ ان کے خطبے میں یوں انہماک تھے کہ وقت کا احساس تک نہ ہوا اور خطبہ جمعہ مکمل ہو گیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی، علاقہ بھر سے آئے ہوئے لوگوں نے درپیش مسائل پوچھے تو حضرت حافظ صاحب نے احسن انداز سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی

مجاہد ملت حافظ سیف اللہ منصور (شہادت: 24-10-2013)

مولانا قاری تاج محمد شاکر

تھا جماعت کا دُر منشور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
مجاہد انتھک کسل سے دور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
نڈر اور بے باک خطیب دلنشیں	ہنس ہنس کر جس نے سختیاں جھیلیں
اک مرد مجاہد میر کارواں	بھٹکوں کو دکھایا منزل کا نشاں
حسد کینہ اور فخر سے دور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
جس نے باطل کی اڑا دی دھجیاں	کلمہ حق سے نہ رکتی تھی زباں
موت ان کی سن کے ہوا ہر دل رنجور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
پیکر استقلال حافظ قرآن	خادم اسلام سرحد کا پاسبان
تقدیر کے آگے ہیں ہم مجبور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
پرچم جہاد اٹھاتا رہا	وقت کے فرعونوں سے ٹکراتا رہا
حمایت کی مظلوموں کی بھرپور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
مجاہد اسلام رخصت ہو گیا	وہ پُر عزم پیغام رخصت ہو گیا
معاف کر دینا اے رب غفور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
اچانک ہوا جو حادثہ سنگین ہے	ہر آنکھ اشک بار دل غمگین ہے
شاید اللہ کو تھا یہی منظور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
وہ نقیب عظمت اسلاف	کیوں نہ کرے گا اُسے رب معاف
انشاء اللہ جنت میں پہنچے گا ضرور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
پیکر تھا جذبہ ایثار سے منصور	دل تھا شہادتوں کے ولولوں سے معمور
کریں گے استقبال حور و قصور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور
منصور کا انشاء اللہ پیغام زندہ ہے	ہر ایک گھر میں جذبہ اسلام زندہ ہے
تاج راہِ جہاد میں ہے عجب سرور	سیف اللہ منصور سیف اللہ منصور

جماعتی خبریں

جامعہ اہلحدیث لاہور کے اساتذہ کا تعزیتی اجلاس

یکم جنوری 2014ء بروز بدھ جامعہ اہلحدیث لاہور کے تمام اساتذہ کرام کا اجلاس شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی امیر جماعت اہلحدیث پاکستان ومہتمم جامعہ اہلحدیث لاہور کی زیرنگرانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں تمام اساتذہ کرام نے مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کے صاحبزادے حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا اور مرحوم کی دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کی وفات جماعت اہلحدیث پاکستان اور مسلک اہلحدیث کے لیے ایک سانحہ ہے۔ مرحوم جامعہ اہلحدیث کی تعلیمی وتبلیغی مساعی میں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس عظیم سانحہ پر ہم خاندان روپڑیہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالی خاندان روپڑیہ کے تمام فوتشدگان کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

[دعاگو: اساتذہ جامعہ اہلحدیث لاہور]

حافظ عبدالوہاب روپڑی اور مولانا عبداللہ نثار کا دورۂ مسعود

گذشتہ دنوں جماعت اہلحدیث کی معروف شخصیات مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا عبداللہ نثار آف گوجرانوالہ ودیگر نے مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد کا دورۂ کیا اور مرکز کے مدیر مولانا جابر حسین مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی کے ساتھ باہمی دلچسپی کے امور اور علاقہ میں دعوت وتبلیغ کے میدان میں مؤثر اقدامات کے بارہ میں مؤثر ومفید نصائح کے علاوہ مرکز کے زیر اہتمام قائم شدہ شعبہ طالبات بختاور اسلامک سنٹر کا بھی دورۂ کیا اور مرکز نداء الاسلام اور شعبہ طالبات بختاور اسلامک سنٹر کے قیامت تک جاری رہنے کی دعائیں بھی کیں۔

[منجانب: شعبہ نشر اشاعت مرکز نداء الاسلام رینالہ خورد اوکاڑہ]

رپورٹ

15 دسمبر بروز اتوار صبح 9 بجے حاجی دلدار صاحبؒ کے ڈیرے میں تعزیتی اجلاس ہوا، جس میں اڑھائی صد سے زیادہ افراد موجود تھے۔ اجلاس میں مولانا سید امین الحسن شاہ، پروفیسر سیف اللہ خالد، حکیم اجمل الدین فلسطینی اور مولانا حافظ محمد رفیق طاہر نے خطابات کیئے اور حاجی صاحب کیلئے خصوصی طور پر دعائے مغفرت کی گئی۔ ان کے بیٹے چوہدری رب نواز نے اسی ڈیرہ میں مسجد تعمیر کرنے کا اعلان کیا اور اعلان کیا کہ ہر 3 ماہ بعد ایسے ایمان افروز پروگرام ہوتے رہیں گے اور ان پروگراموں کی سرپرستی مولانا حافظ محمد رفیق طاہر کریں گے۔ 18 دسمبر بروز بدھ جامع مسجد طیبہ اہلحدیث منڈی جھجراں ضلع شیخوپورہ میں نعمتِ اولاد اور شکر الٰہی کے موضوع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد ادریس گوہڑوی، مولانا قاری صبغت اللہ احسن مولانا حافظ محمد رفیق طاہر نے بڑے علمی ونصیحت آموز خطاب کیے یہ جلسہ انتہائی کامیاب رہا۔ 21 دسمبر بروز ہفتہ جامع مسجد توحید وسنت فاروق آباد میں سیرۃ الرسولؐ کے موضوع پر جلسے کا انعقاد کیا گیا جس میں حافظ محمد رفیق طاہر، مولانا عمران سلفی، مولانا محمد سلیم اعظم بلوچ، صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق نے خطابات کیے

[منجانب: شیخ محمد سعید، ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث فاروق آباد]

24 جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک

مورخہ 20 جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک مدرسہ دارالقرآن والحدیث پل کلروالی ضلع مظفرگڑھ میں روپڑی خاندان کے چشم وچراغ مؤرخ اہلحدیث، محقق العصر، ولی کامل، بقیۃ السلف، حضرت مولانا

حافظ عبدالوحید روپڑی صاحب

ارشاد فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

[منجانب: حافظ عبدالکریم مدیر مدرسہ دارالقرآن والحدیث پل کلروالی ضلع مظفرگڑھ 0300-6734548]

عقیدۂ توحید سمجھانے، اس کے فوائد بتلانے اور شرک کے نقصانات سے آگاہ کرنے کے لیے

مہذب اور نہایت

پُر امن مظاہرہ

بمقام

لاہور پریس کلب

بمطابق 2 فروری 2014ء اتوار

بعد از نماز ظہر 2:00 بجے

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے اور "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا معنی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ عبادت میں سب سے پہلے قیام، رکوع اور سجود آتے ہیں۔ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو رکوع اور سجدہ کرنا جائز نہیں لیکن ان پڑھ لوگ وطن عزیز میں بزرگوں کی قبروں کو رکوع اور سجدے کرتے دکھائی دیتے ہیں حالانکہ یہ سب سے بڑا گناہ اور شرک ہے شرک کے گناہ اور نقصانات سے آگاہ کرنے کے لئے تحریک دعوت توحید کے زیر اہتمام پُر امن مظاہرہ کیا جا رہا ہے عقیدۂ توحید سے حقیقی محبت رکھنے والوں سے شرکت کی اپیل ہے۔

نوٹ مظاہرے کا مقصد اپنی پہچان اور قوت کا اظہار نہیں اور نہ ہی حکومت یا کسی فرقے کی مخالفت کرنا ہے اس لیے مظاہرہ مہذب اور نہایت پُر امن ہوگا۔

مظاہرے میں شرکت کی دعوت دینے کے لیے عنقریب قائدین سے رابطہ کیا جائے گا اور آمادگی پر ان کے اسمائے گرامی بھی اشتہار میں دیئے جائیں گے۔

میاں محمد جمیل کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان 0333-4566379 042-35417233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل حدیث مدارس کے تمام شیوخ الحدیث کے لیے

عمرہ پیشکش

کوائف 15 فروری 2014ء تک لازمی جمع کروائیں۔ بہت شکریہ!

اپریل کے آخری عشرے میں روانگی یقینی ہوگی۔ ان شاء اللہ

محترم حافظ عبدالوحید سوہدروی حفظہ اللہ بن مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ

کی طرف سے مدارس اہل حدیث کے تمام شیوخ الحدیث جو اس وقت بخاری شریف پڑھا رہے ہیں، کے لیے نصف زر تعاون کی ادائیگی سے عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کی خوبصورت پیشکش کی گئی ہے۔ مقدس اور تاریخی مقامات کی زیارت کی میزبانی کی سعادت ادارہ دارالسلام حاصل کرے گا۔ خواہش مند شیوخ الحدیث اپنے ادارہ کے لیٹر پیڈ پر وفاق المدارس السلفیہ کی تصدیق کے ساتھ مکمل کوائف، تین تصاویر، پاسپورٹ، شناختی کارڈ (اصل و فوٹو کاپی) اور نصف زر تعاون مبلغ =/45000 روپے جمع کروائیں۔

خادم العلم والعلماء: حافظ عبدالعظیم اسد مدیر: دارالسلام انٹرنیشنل، 36 لوئر مال، لاہور

0321-8484569

برائے رابطہ حافظ محمد ندیم 0301-4067784 - 042 37240024